اُمیدِ نو

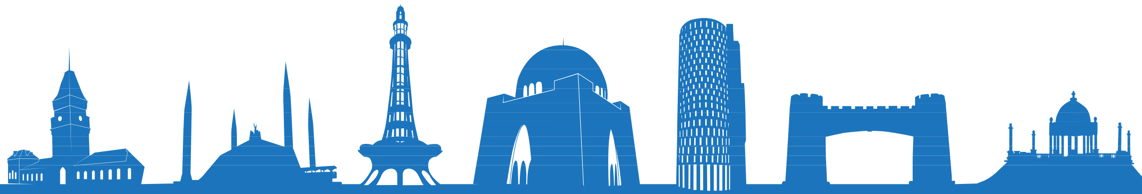

پاکستان پاورٹی ایلیویئشن فنڈ

سہ ماہی نیوز لیٹر — اکتوبر ۲۰۱۴

امیدِ نو (سہہ ماہی نیوز لیٹر) پی پی اے ایف کے شراکتی اداروں اور کمیونٹیز کے لیے خاص طور پر شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں تازہ ترین معلومات کے تبادلے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جا سکے۔ پی پی اے ایف کمیونٹیز کے اداروں کو مستحکم کرنے پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے تاکہ کمیونٹیز بشمول خواتین ترقی کے عمل میں شامل ہوں اور اپنے علاقوں میں ترقیاتی منصوبہ جات کا نفاذ کر سکیں (کمیونیکیشنز اینڈ میڈیا ٹیم)

فرمانِ قائد

اگر ہم اس عظیم مملکت پاکستان کو خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی پوری توجہ لوگوں اور بالخصوص غریب طبقے کی فلاح و بہبود پر مرکوز کرنی پڑے گی

(خطبہ صدارت دستور ساز اسمبلی 1947)

باہمت کمیونٹی

صدیوں پہلے، رہنے کے لیے پکے گھروں اور ان کی آسائشوں کا کوئی تصور تک نہ تھا۔ لوگ کھلے آسمان تلے رہتے تھے اور موسم اور ضروریات کی مناسبت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے تھے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ انسان نے حفاظت، آرام اور ضروریات کے تحت یہ محسوس کیا کہ رہن سہن کا یہ طریقہ مناسب نہیں اور اس طرح مکان اور دیگر جدید ضروریات زندگی کا تصور سامنے آیا۔ لیکن ابھی کچھ لوگ ہیں جنہیں ان تمام سہولیات کا تصور تک نہیں ہے اور زمانہ قدیم میں رہ رہے ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں بسنے والی کیہل کمیونٹی بھی ایک ایسی ہی خانہ بدوش کمیونٹی ہے جسکے افراد بھیک مانگ کر گزارہ کرتے تھے۔ یہ دریائے سندھ کے ساحلی علاقوں میں اپنا پڑاؤ ڈالتے تھے اور مچھلیاں پکڑ کر اپنا گزارہ کرتے تھے لیکن اس پر پابندی کے بعد انہوں نے بھیک مانگنے کو اپنا ذریعہ معاش بنالیا۔ پی پی اے ایف کا شراکتی ادارہ SERVE ڈیرہ اسماعیل خان اور اس سے ملحقہ علاقوں میں مصروفِ عمل ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کے حالات دیکھے اور ان کی خواہشات اور ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پی پی اے ایف سے رابطہ کیا۔

پی پی اے ایف کی ٹیم نے ان علاقوں کا دورہ کیا اور بنیادی حقائق کی روشنی میں فیصلہ کیا کہ یہ لوگ مالی طور پر اس قابل نہیں ہیں کہ قرض کی رقم واپس کر سکیں، اس لیے انہیں چھوٹے قرضہ جات یعنی مائیکروفنانس کی سہولت فراہم نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے فیصلہ کیا گیا کہ انہیں اثاثہ جات مثلاً بکریاں، مرغیاں، ریڑھیاں اور ٹھیلے وغیرہ فراہم کیے جائیں تاکہ وہ انہیں اپنی آمدنی کا ذریعہ بنا کر اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

کمیونٹی کے مردوں کو ریڑھیاں اور ٹھیلے دیئے گئے تاکہ وہ اس سے اپنے اور اپنے خاندان کے لیے روزگار کما سکیں۔ خواتین نے مرغیوں اور بکریوں کے حصول میں زیادہ دلچسپی ظاہر کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے مارکیٹ سے بھی رابطے قائم کروائے گئے تاکہ وہ انڈے اور دودھ بیچ سکیں۔

> یہ تمام خواتین پر عزم ہیں کہ جو زندگی انہوں نے گزاری ہے وہ ان کی آئندہ نسلیں نہیں گزاریں گی بلکہ ایک روشن اور تابناک مستقبل ان کا منتظر ہے

بہت سی خواتین ان اثاثہ جات سے اب اپنے کاروبار کر رہی ہیں اور اپنے ساتھ ساتھ کمیونٹی کے دوسرے افراد کی خوشحالی کا باعث بھی بن رہی ہیں۔

اب کیہل کمیونٹی کی خواتین پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں۔ وہ عزت سے اپنا گھر چلا رہی ہیں اور انہیں گھر کے فیصلے کرتے وقت اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ تمام خواتین پر عزم ہیں کہ جو زندگی انہوں نے گزاری ہے وہ ان کی آئندہ نسلیں نہیں گزاریں گی، بلکہ ایک روشن اور تابناک مستقبل ان کا منتظر ہے۔ کیہل کمیونٹی کا یہ جذبہ دیکھ کر اب حکومت اور دیگر قومی و بین الاقوامی ادارے بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ مناسب رہنمائی اور محنت سے کچھ مشکل نہیں ہے۔

فہرست

- باہمت کمیونٹی ۲
- فرمانِ قائد ۲
- اتفاق میں برکت ۳
- عزم کا نشان ۳
- معذوری مجبوری نہیں ۴
- صرف تعلیم ہی معاشی و معاشرتی تفریق ختم کر سکتی ہے ۴
- ایک گاؤں، ایک پراڈکٹ ۴
- صدی کے ترقیاتی اہداف کیا ہیں؟ ۵
- مربوط ترقی ۶
- بنیادی تعلیم تک رسائی ۶
- کمیونٹی کی شمولیت، ترقی کی ضمانت ۶
- سچا جذبہ ۷
- قدرتی آفات سے بچاؤ کا تربیتی پروگرام ۷
- پی پی اے ایف کا کام ایک نظر میں ۸

اتفاق میں برکت

تقریباً 40 گھرانوں پرمشتمل گاؤں پوشا بکل زئی، بلوچستان کے ضلع قلعہ سیف اللہ سے 37 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں کے افراد کچھ عرصے پہلے تک انتہائی غربت کا شکار تھے۔

آبپاشی اور روزمرہ کے پانی کے استعمال کا واحد ذریعہ کاریز تھا۔ خشک سالی کی وجہ سے اس میں پانی کی سطح ہرگزرتے دن کے ساتھ کم ہوتی رہی۔ لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوگئے تھے اس صورتِ حال کے پیش نظر گاؤں کے لوگ مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش میں لگ گئے۔ انہوں نے پی پی اے ایف کے قلعہ سیف اللہ میں موجود شراکتی ادارے بلوچستان رورل ڈویلپمنٹ اینڈ ریسرچ سوسائٹی سے رابطہ کیا۔ بی۔آر۔ڈی۔آر۔ایس کے نمائندگان اور مقامی لوگوں نے پورے علاقے کا دورہ کیا اور درپیش مسائل کے بارے میں آگہی حاصل کی اور اندازہ لگایا کہ واٹر مینجمنٹ اسکیم کے ذریعے لوگوں کو وافر مقدار میں پانی مہیا کیا جا سکتا ہے جس سے ان کا یہ دیرینہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اسی دوران اس گاؤں میں ایک تنظیم بنائی گئی جس کا نام پوشا بکل زئی رکھا گیا۔ اس تنظیم اور بی۔آر۔ڈی۔آر۔ایس کی CPI ٹیم نے متفقہ فیصلہ کیا کہ PVC پائپ لائن بچھائی جائے جس سے وافر مقدار میں پانی حاصل کیا جاسکے گا جو کہ روزمرہ کے استعمال کے ساتھ ساتھ آب پاشی کے لیے بھی کافی ہوگا۔

> اس سکیم کے نفاذ کے بعد لوگوں نے باغات کاشت کرنے شروع کردیے ہیں جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا ہے

کمیونٹی ممبران کی بہترین حکمتِ عملی اور محنت کی وجہ سے گاؤں میں اس اسکیم کا نفاذ کیا گیا۔ اس سکیم کے نفاذ کے بعد لوگوں نے باغات کاشت کرنے شروع کردیے ہیں جس سے ان کی آمدنی میں خاطرخواہ اضافہ ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد علاقے کے دوسرے لوگ بھی رجوع کررہے ہیں تاکہ باقی مسائل کے حل کے لیے بھی اقدامات کیے جاسکیں اور گاؤں کو مثالی بنایا جاسکے۔

عزم کا نشان

نیوکراچی کی رہائشی رابعہ حسین ان بے مثال اور خودمختار خواتین میں شامل ہیں جہنوں نے اپنے مقصد کے حصول کیلیئے خود آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا اور اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی زندگی کو خوشحال بنایا۔ رابعہ حسین نے اس وقت اپنے گھر میں "کچن ماسٹر" کے نام سے کیٹرنگ کا کام شروع کیا۔ ایک متبادل ذریعہ معاش کی تلاش میں رابعہ نے اپنے گھر میں کھانے کی اشیاء بنانے کے کام کا آغاز کیا جھنیں ان کے بچے سکول سے آنے کے بعد قریب کے بازار میں فروخت کرتے تھے۔

رابعہ نے آہستہ آہستہ اپنے کاروبار کو وسیع کرنے کا سوچا۔ لیکن اس کے پاس سرمایہ نہ تھا رابعہ نے 2007 میں پی پی اے ایف کے شراکتی ادارے کشف سے رابطہ کیا اور 20 ہزار روپے کا پہلا قرضہ حاصل کیا۔

> رابعہ کا کہنا ہے کہ عورت بھی ترقی کی منازل طے کر کے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوسکتی ہے

رابعہ کو سرمائے کی فراہمی سے قبل کشف نے اپنے تربیتی پروگرام کے ذریعے کاروباری منصوبہ بندی اور بجٹ کے بارے میں بتایا جن پر عمل کرتے ہوئے رابعہ کو کاروبار میں فائدہ ہونا شروع ہوا اور انہوں نے اپنے کاروبار میں اپنی ایک بہن، بھائی اور دیگر افراد کو شامل کیا تاکہ وہ بھی خاندان کی معاشی ترقی میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ رابعہ کا خاوند بھی اس سلسلے میں اس کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔ رابعہ ہمیشہ بروقت قرضہ واپس کرتی تھی اور اب تک چار مرتبہ قرضہ لے چکی ہے جس سے اس نے اپنے کاروبار کو مزید ترقی دی ہے۔ فی الحال رابعہ کے کاروبار میں شادیوں اور دعوتوں کے ساتھ ساتھ مختلف دفاتر میں روزانہ کھانا فراہم کرنا شامل ہے۔ اس وقت رابعہ تقریباً 8 گاہکوں کو ماہانہ کیٹرنگ کی سہولت فراہم کرتی ہیں جس سے انہیں ماہانہ 35 ہزار روپے کا منافع ہوتا ہے۔ 7 سالوں پر محیط اس سفر میں رابعہ نے نا صرف اپنے کاروبار کو وسیع کیا بلکہ اپنے کھانے کے معیار اور سروسز کو بھی بہتر بنایا۔ رابعہ کا کہنا ہے کہ اس کے کاروبار کی ترقی میں کشف کے تربیتی پروگراموں نے ایک بڑا اہم کردار ادا کیا ہے جس سے نہ صرف اس کی آمدنی میں اضافہ ہوا بلکہ یہ اعتماد بھی حاصل ہوا کہ عورت بھی ترقی کی منازل طے کرکے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوسکتی ہے۔

معذوری مجبوری نہیں

ضلع سانگھڑ (سندھ) کے گاؤں احمد آباد کی رہائشی آمنہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ آمنہ کے مرحوم والد اسکول ٹیچر تھے۔ معذوری کی وجہ سے وہ تعلیم حاصل نہ کرسکی۔ جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی جارہی تھی تو اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اپنے خاندان کیلئے کچھ کرے۔ اس جذبے میں اس وقت شدت پیدا ہوئی جب اپنے والد کے انتقال کے بعد وہ گھر بنانے کیلئے مقروض ہوگئی۔ آمنہ تعلیم یافتہ تھی اور نہ ہی کوئی ہنر رکھتی تھی۔

ایک دن پی پی اے ایف کے شراکتی ادارے SAFWCO کی ٹیم نے گاؤں احمد آباد کا دورہ کیا اور کمیونٹی میٹنگ میں آمنہ نے بھی شرکت کی۔ SAFWCO کی ٹیم نے آمنہ کو مشورہ دیا کہ وہ سندھی ٹوپی بنانے کا روایتی کام کریں۔ اس بارے میں انکو باقاعدہ تربیت فراہم کی گئی، جس کے بعد اس نے ٹوپیاں بنانا شروع کردیں۔ آہستہ آہستہ آمنہ کے کام میں بہتری پیدا ہوتی گئی اور اس کی آمدنی بھی معقول ہونا شروع ہوگئی۔

عام طور پر ایک ٹوپی مارکیٹ میں -/1200 روپے فروخت ہوتی ہے۔ اگر اس میں بھت کی کڑھائی زیادہ ہو تو وہ -/2500 روپے میں بھی بِک جاتی ہے۔ آمنہ ایک مہینے میں تین ٹوپیاں تیار کرتی تھی، جس سے اسے -/5000 روپے ماہانہ بچت ہوتی تھی۔ آمنہ نے اپنی آمدنی میں مزید اضافہ کرنے کیلئے اپنی ماں کو بھی اس عمل میں شامل کرلیا جس سے ان کی ماہانہ آمدنی -/10,000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔

آمنہ کا کہنا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ علاقے کی زیادہ سے زیادہ خواتین کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ کر اپنی معاشی حالت کو بہتر بنائیں

اس کے بعد گاؤں کی عورتوں نے آمنہ سے ملاقات کی اور ٹوپیاں بنانے کی تربیت حاصل کرنے کی استدعا کی، جس پر آمنہ نے ایسی تمام عورتوں کو خوش آمدید کہا، اور بغیر کسی معاوضے کے انہیں تربیت فراہم کردی۔ اس وقت گاؤں کی تقریباً ایک درجن سے زائد خواتین سندھی ٹوپی سازی کے کاروبار سے وابستہ ہیں اور اپنے گھر کی آمدنی میں اضافہ کررہی ہیں۔ آمنہ کا کہنا ہے کہ معذوری کے باوجود اس نے ہمت نہ ہاری اور آج ایک باعزت روزگار کمارہی ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ علاقے کی زیادہ سے زیادہ خواتین کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ کر اپنی معاشی حالت کو بہتر بنائیں۔

صرف تعلیم معاشی و معاشرتی تفریق ختم کرسکتی ہے

عالمی بینک نے پی پی اے ایف اور اس کے شراکتی ادارے این۔آر۔ایس۔پی کے ساتھ مل کر ایک تحقیق کی جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا کمیونٹی ادارے (کمیونٹی آرگنائزیشنز یعنی COs) واقعی علاقے کے تمام طبقات کی نمائندگی کرتی ہیں جن میں خواتین، انتہائی غریب افراد، معذور افراد، نوجوان اور اقلیتی برادری کے افراد شامل ہوتے ہیں؟ کیا کچھ علاقوں کی تنظیمیں دوسرے علاقوں کی تنظیموں سے مختلف ہوتی ہیں اور کیوں؟

13 اضلاع کے ڈیڑھ سو سے زائد گھرانوں کو اس تحقیق میں شامل کیا گیا جس سے یہ نتائج سامنے آئے کہ جن علاقوں میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے اور سکول / تعلیم کی سہولت میسر ہے وہاں کی کمیونٹی تنظیموں میں علاقے کے ہر طبقے کی شمولیت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس وہ چند علاقے جہاں تعلیم کی سہولت میسر نہیں ہے وہاں کی تنظیموں میں مقامی زمینداروں اور مالدار افراد کا اثر و رسوخ زیادہ ہے۔ اس تحقیق کے نتائج سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ تعلیمی سہولیات کی فراہمی ہی معاشی تفریق کو ختم کرسکتی ہے۔

ایک گاؤں ایک پراڈکٹ

پی پی اے ایف کا شراکتی ادارہ ٹی۔آر۔ڈی۔پی "ایک گاؤں، ایک پراڈکٹ" کے منصوبے پر عمل پیرا ہے جس کا مقصد دیہی علاقوں میں مقامی کمیونٹیز کی استعداد کار اور مہارتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ اس منصوبے کے نفاذ کے نتیجے میں ضلع تھرپارکر کے مختلف گاؤں میں مقامی کمیونٹیز کے افراد کُرتا، رِلی، خواتین کے بیگ، بٹوے اور دیگر ایسی اشیاء تیار کررہے ہیں اور اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ شالیں، سندھی ٹوپی، کشیدہ کاری، ڈائی، قالین بافی اور بہت سارے فنون میں مقامی خواتین تربیت اور مارکیٹ کے ساتھ روابط کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ کرکے بہتر زندگی گزار رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ترقی کے عمل میں شامل ہوکر بہتر کردار ادا کررہی ہیں۔

صدی کے ترقیاتی اہداف کیا ہیں؟

صدی کے ترقیاتی اہداف (MDGs) بین الاقوامی ترقی کے وہ آٹھ مقاصد ہیں جو 2000 میں اقوامِ متحدہ کی "صدی کی کانفرنس" کے موقع پر اختیار کیے گئے ڈیکلریشن کی روشنی میں ترتیب دیے گئے۔ اُس وقت اقوامِ متحدہ کی 189 ممبر ممالک (موجودہ 193) اور 23 بین الاقوامی تنظیموں نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ صدی کے درج ذیل ترقیاتی اہداف کو 2015 تک حاصل کیا جائے گا۔

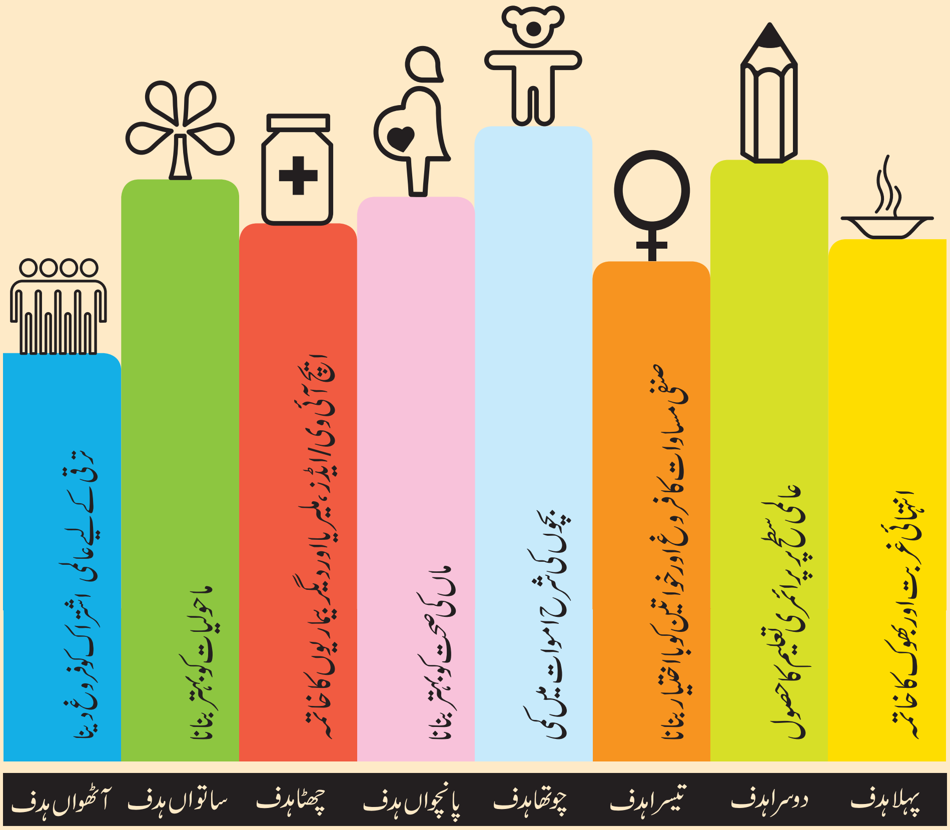

PPAF
پی پی اے ایف

پی پی اے ایف ملک بھر میں موجود اپنے شراکتی اداروں کے ذریعے انتہائی غربت کے خاتمے، پرائمری تعلیم کے حصول، خواتین کو بااختیار بنانے، صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ماحولیات کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ ان اہداف کے بارے میں مزید معلومات ہمارے اگلے شمارے میں شامل ہوں گی۔

Millennium Development Goals

مربوط ترقی

گاؤں خیرے والہ تحصیل چوبارہ میں واقع ہے جو کہ ضلع لیہ (پنجاب) کی تین تحصیلوں میں سے ایک ہے۔ یہاں لوگوں کو بنیادی ضروریات زندگی میسر نہیں تھیں۔ پی پی اے ایف کے شراکتی ادارے رورل کمیونٹی ڈویلپمنٹ سوسائٹی کو جب یہاں کے لوگوں کے مسائل کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے یہاں کا دورہ کیا اور مقامی آبادی کے مسائل جاننے کی کوشش کی۔ شراکتی ادارے نے گاؤں کے لوگوں کی تنظیم سازی کی اور انہیں ان کے مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے آگہی فراہم کی اور گاؤں کے لوگوں کو ان کے ترقیاتی پلان بنانے میں مدد کی جس کا مقصد تھا کہ لوگ اس کی اہمیت کو سمجھ کر اپنی ترقی کے لیے خود کوشش کریں اور اس عمل میں خواتین کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا گیا تاکہ وہ اپنے مسائل اجاگر کر سکیں اور ان کی تجاویز اور رائے کو اہمیت دی جا سکے۔

خیرے والہ گاؤں کے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ زراعت کے حوالے سے نئے منصوبوں کا اجراء چاہتے ہیں۔ آر۔سی۔ڈی۔ایس نے اس سلسلے میں پی پی اے ایف سے رابطہ کیا اور پی پی اے ایف نے جانچ پڑتال کے بعد منصوبے کی منظوری دے دی منصوبے میں زراعت کے لیے پختہ نالوں کی تعمیر، ٹیوب ویل، بائیو گیس وغیرہ شامل تھی۔ یہ منصوبہ 6 ماہ کی ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا۔ اس منصوبے کے نفاذ سے پہلے مقامی زراعت کا انحصار بارش کے پانی پر تھا اور زمین بھی ناہموار تھی مگر منصوبے کی بدولت ان کی زمین ہموار اور کاشت کے قابل ہو گئی ہے اور ٹیوب ویل نے آبپاشی کا مسئلہ بھی حل کر دیا ہے اور اب وہ 135 ایکڑ زمین پر کاشت کر رہے ہیں اور گندم، دالوں اور سبزیوں کی کاشت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ماحول کی حفاظت اور بہتری کے لیے ماحول دوست پودوں کی شجرکاری بھی شروع کر دی ہے۔

> سب سے اچھی بات یہ ہے کہ لوگوں کو ماحول کی بہتری کے حوالے سے کافی شعور حاصل ہوا ہے

ٹیوب ویل کو چلانے کے لیے بائیو گیس کو استعمال کیا جاتا ہے جس سے بجلی اور ڈیزل کی بہت بچت ہوتی ہے۔ روزانہ 900 روپے کی بچت کے ساتھ ماحول بھی بہتر ہو رہا ہے۔ کمیونٹی تنظیم اس رقم کا باقاعدہ حساب رکھتی ہے اور اسے ٹیوب ویل کی مرمت اور اس سے منسلک دیگر اخراجات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹیوب ویل کے ساتھ ساتھ بائیو گیس گھروں میں چولہا جلانے کے لیے بھی استعمال ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے خواتین گھروں میں آگ جلانے کے لیے جانوروں کا گوبر استعمال کرتی تھیں جس کا دھواں ماحول کی آلودگی کے ساتھ ساتھ آنکھوں اور سانس کی بیماریوں کا باعث بھی بنتا تھا۔ ایندھن کے لیے اب یہ لوگ درخت بھی نہیں کاٹتے۔ یہاں کے لوگ اب خوش ہیں کہ اچھی فصل کے باعث ان کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ لوگوں کو ماحول کی بہتری کے حوالے سے کافی شعور حاصل ہوا۔ آر۔سی۔ڈی۔ایس اور پی پی اے ایف نے اس حوالے سے ان کے لیے آگہی مہم اور تربیتی تھیڑ کا بھی انعقاد کیا جس سے انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ آگے بڑھنے کی لگن رکھتے ہیں اور آس پاس کے علاقوں کی کمیونٹیز کے لیے بھی مشعلِ راہ ثابت ہو رہے ہیں۔

بنیادی تعلیم تک رسائی

پی پی اے ایف کا شراکتی ادارہ ایف۔ڈی۔او 12 سرکاری اور 5 کمیونٹی سکولوں میں انفراسٹرکچر کی فراہمی ومرمت، اساتذہ کی تربیت اور سکول مینجمنٹ کمیٹیوں کی تشکیل کے ذریعے بنیادی تعلیمی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ مذکورہ بالا سکول یونین کونسل بندا سندھیلہ، پنج، خسرو آباد، درانہ لنگانہ، لطف آباد، پنج کھوہ، سالے ماہے اور احسان پور میں واقع ہیں جہاں غریب کمیونٹیز کے بچوں کو معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ کمیونٹی سکولوں میں بچوں کو مفت کتب فراہم کی جاتی ہیں۔

کمیونٹی کی شمولیت ترقی کی ضمانت

عالمی بینک اور پی پی اے ایف نے ایک تحقیق کی جس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں کمیونٹی کا کردار کس حد تک اہم ہے اور کمیونٹی کی شراکت کا انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اس تحقیق میں منصوبوں کے معیار سے متعلق تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا۔

تحقیق میں پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخواہ کے 13 اضلاع میں رورل سپورٹ پروگرام کی معاونت سے مکمل کیے گئے انفراسٹرکچر کے منصوبوں کو شامل کیا گیا اور ان کا موازنہ تکمیل شدہ سرکاری منصوبوں سے کیا گیا۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ انفراسٹرکچر کے جن منصوبوں میں کمیونٹی کی شرکت کو یقینی بنایا گیا تھا ان کا معیار بہت بہتر تھا جبکہ ان منصوبوں میں جہاں کمیونٹی کا کوئی کردار نہ تھا، صورتحال اس کے برعکس تھی۔ کمیونٹی کی مدد سے جاری انفراسٹرکچر کے منصوبے وقت پر مکمل ہوئے۔ ان کا ریکارڈ اور حالت بھی بہت بہتر تھی۔

اس تحقیق کے نتیجے میں یہ بات واضح ہوئی کہ انفراسٹرکچر کے منصوبوں کے نفاذ میں کمیونٹی کی شمولیت کی وجہ سے بہت مثبت نتائج سامنے آتے ہیں۔

سچا جذبہ

ست پارا گاؤں دیوسائی (سکردو) کی مشہور ست پارا جھیل کے قریب واقع ہے اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ایک واضح پہچان رکھتا ہے ۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پڑنے والی برف جب پگھل کر پانی بنتی ہے تو یہ سارا پانی اس جھیل میں جمع ہو جاتا ہے، اس لیے اس جھیل میں پانی کی مقدار زیادہ اور بہاؤ تیز ہو جاتا ہے جو اپنی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو بھی بہا لے جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمیوں میں اس گاؤں کے لوگوں کو کافی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس گاؤں کی زمین قابلِ کاشت ہے اور یہ ان کی گزر بسر کا اہم ذریعہ بھی ہے لیکن پانی کے تیز بہاؤ اور زمین کے کٹاؤ کے باعث بیشتر زمین نا قابلِ کاشت ہوگئی جس سے لوگوں کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔

کچھ عرصے پہلے تک یہاں پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا اور اس کے پیشِ نظر لوگوں کو اپنا گھر بار چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی اور محفوظ مقامات پر منتقل ہونا پڑتا تھا ۔ خصوصاً رات کو یہ لوگ درپیش خطرے کے پیشِ نظر اونچے مقامات پر منتقل ہو جاتے تھے اور یہ بلا شبہ ان کے لیے آسان نہیں تھا۔ یہ صورتحال مقامی لوگوں کے لیے پریشان کن تھی۔ گاؤں کے ایک رہائشی احمد کو پتہ چلا کہ پی پی اے ایف کا شراکتی ادارہ (ایم جی پی او) Mountain and Glacier Protection Organization کمیونٹی سطح پر مختلف منصوبہ جات کے نفاذ کے لیے تکنیکی تربیت کے ساتھ ساتھ معاشی و معاشرتی حالات میں بہتری پیدا کرنے کے لیے امداد کی فراہمی اور قدرتی آفات سے بچاؤ کے لیے ان کی استعداد کار میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ احمد علاقے کے دیگر افراد کے ہمراہ سکردو میں واقع ایم جی پی او کے دفتر گیا اور مزید معلومات حاصل کیں کہ کس طرح وہ اپنے علاقے میں سیلاب کی روک تھام سے متعلق منصوبے کا آغاز کر سکتے ہیں ۔ اس نے گاؤں میں واپس آ کر لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے گاؤں میں ایسا ہی ایک منصوبہ شروع کریں ۔ احمد کو اپنی محنت کا پھل تب ملا جب پی پی اے ایف نے ان کے گاؤں میں سیلاب سے بچاؤ کے حوالے سے منصوبے کی منظوری دے دی جس کے نفاذ کی تمام ذمہ داری مقامی کمیونٹی نے سرانجام دی۔ گاؤں کے لوگ اس منصوبے اور اس کے نتائج سے بہت خوش ہیں اور احمد کا کہنا ہے کہ وہ پی پی اے ایف کے بہت شکر گزار ہیں۔ انہوں نے ان کی اور ان کی آنے والی نسلوں کی زندگیاں تبدیل کر دی ہیں۔ ایک کسان کی بیوی کا کہنا ہے کہ اب وہ سکون سے سو سکتے ہیں اور انہیں اب بہتے پانی کی لہروں سے خوف نہیں آتا۔ گاؤں کے ایک بزرگ نے بہت زیادہ اور بے قابو ہو جائے تو یہ عذاب بن جاتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اب وہ اپنی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے سبزیاں اور اناج اگاتے ہیں، اور جلد ہی ان کے بچے بھی دلچسپ انداز میں بتایا کہ پانی خدا کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن جب یہ پانی اس قابل ہو جائیں گے کہ پیداوار بڑھا کر اس کو آمدنی کا ذریعہ بھی بنا سکیں۔

> جذبہ سچا ہو اور اس کے لیے کوشش کی جائے تو کچھ مشکل نہیں رہتا

ان لوگوں نے اپنی مثبت سوچ، محنت اور لگن سے اپنا مستقبل محفوظ بنا لیا ہے۔ اب یہ لوگ مطمئن ہیں اور انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جذبہ سچا ہو اور اس کے لیے کوشش کی جائے تو کچھ مشکل نہیں رہتا۔

قدرتی آفات سے بچاؤ کا تربیتی پروگرام

ضلع سیالکوٹ جغرافیائی لحاظ سے جتنی اہمیت رکھتا ہے اتنا ہی مختلف آفات اور خطرات میں گھرا رہتا ہے۔ مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر سے ملحقہ ہونے کی وجہ سے یہاں سے نکلنے والے دریا اور برساتی نالے بھی ہر سال یہاں تباہی پھیلاتے ہیں اور وسیع علاقے کو متاثر کرتے ہیں ۔ ان قدرتی آفات و خطرات سے آگاہی اور بچاؤ کے لیے پی پی اے ایف کی جانب سے یہاں عام شہریوں کو تربیت فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس تربیتی پروگرام کے تحت یونین کونسل ہیڈ مرالہ اور پنڈی کھوکھراں میں حفاظتی سامان کی تقسیم کی تقریب منعقد کی، جس کے مہمانِ خصوصی پی پی اے ایف کے چیف ایگزیکٹو قاضی عظمت عیسیٰ تھے ۔ انہوں نے تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا پی پی اے ایف اپنی شراکتی تنظیموں کے ساتھ مل کر ملک سے غربت کے خاتمے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر سیالکوٹ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قدرتی آفات و خطرات سے نمٹنے میں پی پی اے ایف اور اسکی شراکتی تنظیموں کا کردار انتہائی قابل تعریف ہے۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر سی ڈی سی عبدالشکور مرزا نے بتایا کہ اس پروگرام کے تحت منتخب دو یونین کونسلوں میں دو سو افراد جن میں 93 مرد اور 107 خواتین کو پانچ پانچ دن کی تربیت فراہم کی گئی ہے ۔ اسی طرح پی پی اے ایف نے پاکستان میں پہلی بار محفوظ سکول پروگرام متعارف کروانے کا جو اعزاز حاصل کیا ہے اس کی ابتداء گورنمنٹ گرلز ہائر سکینڈری ہیڈ مرالہ سے ہو چکی ہے۔ ہیڈ مرالہ اور پنڈی کھوکھراں یونین کونسلوں کے آٹھ سکولوں میں 1200 طلبہ و طالبات اور اساتذہ کو کسی ہنگامی صورت حال میں خود کو محفوظ رکھنے کی ایک روزہ تربیت فراہم کی گئی ہے۔

پی پی اے ایف کا کام ایک نظر میں

عشق، علم، عمل — پی پی اے ایف کی بنیادی اقدار اور اس کے کام کی اصل روح ہیں

The emblem denotes three words: Ishq, Ilm, Aml meaning passion, knowledge and action the core values of PPAF.

ملک کے **121** اضلاع میں **127** شراکتی تنظیموں کے ذریعے مصروفِ عمل

99,000 سے زائد دیہاتوں، گاؤں اور شہروں میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی وسائل کی فراہمی

ملک کے **47** پسماندہ ترین اضلاع کے **63,000** افراد (47 فیصد خواتین) کو اثاثہ جات کی منتقلی

125,000 کمیونٹی تنظیموں اور **414,000** کریڈٹ / مشترکہ مفادات کے گروپس کا نیٹ ورک

7.1 ملین چھوٹے قرضوں کا اجراء، جن میں سے **59%** قرضہ جات خواتین اور **80%** قرضہ جات دیہی علاقوں میں دیئے گئے

918,000 افراد (51 فیصد خواتین) کے لیے مختلف فنون میں ہنرمندی/استعدادکاری کے **17,000** تربیتی سیشن

صحت، تعلیم، پانی اور انفراسٹرکچر کے **33,000** سے زائد منصوبوں کی تکمیل

قدرتی آفات سے متاثرہ **1.8** ملین افراد کی فوری امداد اور 2005 کے زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں **122,000** سے زائد زلزلے سے محفوظ گھروں کی تعمیر

*مجموعی اعداد جون 2014ع
معلومات کا ذریعہ: کمپلائنس اینڈ کوالٹی ایشورنس

معزز قارئین!
آپ ہمیں اپنی تجاویز اور تحریریں درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں

پاکستان پاورٹی ایلیویئشن فنڈ
۱۴- ہل روڈ، ایف۔ ۶/۳ ، اسلام آباد
یو۔اے۔این : ۰۵۱-۱۱۱-۰۰۰-۱۰۲
ای میل: media@ppaf.org.pk
ویب سائٹ : www.ppaf.org.pk

PPAF
پی پی اے ایف